اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی [illegible]

قیمت ایک آنہ

الفضل

خطبہ نمبر ۱۹

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۰ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۱۴ جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

قبولیتِ دُعا کے خلاف ایک ٹریکٹ کا جواب

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے پرسوں

ایک ٹریکٹ

بھجوایا گیا ہے جس میں میری اس تقریر پر اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جو میں نے گزشتہ دنوں موجودہ جنگ کے متعلق کی تھی۔ اور جس میں میں نے ذکر کیا تھا۔ کہ اگر انگریز سچے دل سے توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ان مصیبت کے ایام کو ان کے سروں پر سے ٹال دے گا۔ اور ان کی فتح اور نصرت کے سامان پیدا کر دے گا۔

یہ

خدا تعالیٰ کی قدرت

ہے۔ کہ پچھلے جمعہ کے خطبہ میں ہی ان اعتراضات کا اصولی جواب آچکا ہے۔ تاہم میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آج بھی اسی سلسلہ میں بعض ایسے امور جو دعا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ بیان کر دوں۔

اس

ٹریکٹ کا لکھنے والا

ایک ایسا شخص ہے۔ جو دین سے قطعاً ناواقف ہے۔ اور اس کو خدائی احکام یا خدائی سنتوں سے کوئی آگاہی اور واقفیت نہیں۔ اُس نے اپنے اس ٹریکٹ میں چند واقعات ایسے گنائے ہیں۔ جن کے متعلق اس کا خیال ہے۔ کہ اُن کے بارے میں میری دُعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ مگر وہ واقعات اس قسم کے ہیں کہ اُن کے بارے میں اُس نے پہلے آپ ہی یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ ان کے متعلق میں نے دعائیں کیں۔ اور پھر آپ ہی یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ میری وہ دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ اور پھر آپ ہی یہ نتیجہ نکال لیا ہے۔ کہ چونکہ ان امور کے متعلق میری دُعائیں قبول نہیں ہوئیں اس لئے میرا یہ دعوےٰ کرنا کہ اگر انگریز

توحید کا اقرار

کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ بالکل غلط ہے۔

یہ تو الٰہی تقدیر ہے۔ کہ ان اعتراضات کے شائع ہونے سے پہلے ہی اصولی رنگ میں میری طرف سے ان

وساوس کا جواب

دیا جا چکا ہے۔ چنانچہ میں یہ امر کھول کر بیان کر چکا ہوں۔ کہ کسی شخص کا یہ دعوےٰ کرنا کہ اس کی فلاں دُعا ضرور قبول ہوگی۔ یہ معنے نہیں رکھتا۔ کہ اس کی ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی یہی اعتراض ہوا۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر میں دُعا کروں۔ تو اس طرح ہو جائے۔ اگر اپنے اندر

کوئی حقیقت

رکھتا ہے۔ تو تم پر فلاں مصیبت کیوں آئی۔ اور تمہارے فلاں رشتہ دار کو کیوں تکلیف پہونچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے قلم سے

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت میں سب سے بڑے روحانی طبیب تھے۔ اسی طرح ساری عمر آپ کی جسمانی بیماریوں کو چنگا کرنے کی فکر میں گذری۔ طبی دنیا میں جو شہرت آپ کو حاصل تھی وہ کسی سے مخفی نہیں راجہ سے لیکر پرجا تک سب پر آپ کا فیض جاری تھا۔ ایک طرف اگر

جموں و کشمیر کا عظیم الشان مہاراجہ

سالہا سال تک آپکے زیر علاج رہا تو دوسری طرف آپ کے لئے یہ امر باعث فخر تھا۔ کہ

عالم روحانیت کا عظیم الشان بادشاہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی جب سے آپ قادیان میں ہجرت کر کے آئے وصال تک معالج رہے حضرت حکیم الامت یونانی ویدک اور انگریزی تینوں طریقوں سے علاج کرتے تھے۔ آپ نے اپنی ساری عمر کے تیر بہدف مجربات اپنی قلم سے ایک بیاض میں قلمبند کئے جس میں ہر مرض کے بے نظیر سے بے نظیر نسخے درج ہیں۔ یہ بیاض آپ کے صاحبزادوں کے پاس ہے حضرت مولوی صاحب کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ اسی وقت سے آج تک گو آپ کے بعض شاگردوں نے بعض بعض نسخے بنا کر پبلک کو دیئے مگر یہ

گنجینہ

پوری طرح دنیا پر بند رہا اب آپ کی وفات کے ۲۶ سال بعد خدا تعالےٰ نے آپ کے صاحبزادوں کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنے حاذق الملک باپ کے مخفی مجربات کو اپنی نگرانی میں دیانت امانت سچائی اور توجہ سے خالص اور صحیح اجزاء سے تیار کر کے دنیا کے فائدہ کے لئے پبلک میں لائیں اور ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق بنیں۔ ان کی طرف سے اخبار الفضل کی ایک قریب کی اشاعت میں اس امر کا اعلان ہو چکا ہے۔ میں علیٰ وجہ البصیرت اس امر کے اعلان کی جرأت کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے صاحبزادگان پوری توجہ اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ

بے نظیر باپ کے بے نظیر نسخوں

کو اپنی نگرانی میں بنوا رہے ہیں۔ اس لئے تمام دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اعلان کردہ ادویہ یا جو بھی نسخہ بنوانا چاہیں وہ آرڈر دے کر بنوا سکتے ہیں۔
بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حکیم الامت کے فیض کو تا ابد جاری فرمائے آمین ثم آمین

خدمت خلق

مردانہ پوشیدہ۔ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے مجھے لکھئے ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ مختلف علاج ادویہ انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنایئے اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پائیں میرا تعارف کرا دیجئے ؎

ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

سیلان

کی وجہ سے اگر آپ کے گھر میں اولاد نہ ہوتی ہو تو ہماری سیلان کی مجرب المجرب دوائی استعمال کر کے حکیم حقیقی کی حکمت کامل کا مشاہدہ کریں۔ قیمت دو روپے ۸/ محصولڈاک ۸/

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجت مند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

یہ ادویہ ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہیں

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ

معجون دلشاد

باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری۔ دل ودماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہو جاتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط } یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ

یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلبا اور دوسرے حاجت مند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت پندرہ خوراک ۱۲/ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت مفید ہے سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہئے۔ کہ امید کے دنوں میں تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

نوٹ:۔ ہر قسم کے عرق اور شربت عمدہ اور مفرح ہر وقت تیار مل سکتے ہیں ؎

المشتہر (لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۷ جولائی۔ ان دنوں روم اور برلن کے ریڈیو ہٹلر کے آئندہ فوجی اقدام کے متعلق شد و مد سے پروپیگنڈا کر رہے اور کہہ رہے ہیں۔ کہ برطانیہ نے ابھی صورت حال کا احساس نہیں کیا۔ حملہ ہؤا۔ تو اسے جرمنی کی طاقت کا پتہ لگ جائے گا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ان دھمکیوں کے جواب میں لنڈن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہمیں علم ہے۔ کہ ہٹلر برطانیہ پر حملہ کریگا مگر ہماری بحری اور ہوائی طاقت اسے ناکام بنا دے گی۔ رئیوٹر کی ایک خبر ہے۔ کہ ہٹلر عنقریب برطانیہ کو شرائط صلح پیش کرے گا۔ اور جرمن نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ کرے گا۔ اور اس کی نامنظوری کی صورت میں حملہ کر دے گا۔ شرائط صلح کی تعیین میں مشورہ کے لئے کاؤنٹ کیانو برلن جا رہا ہے۔

جبرالٹر ۱۷ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سترہ سال سے کم عمر کے تمام بچے نیز عورتیں فوراً یہاں سے نکل جائیں۔ بلکہ ۴۵ سال سے زائد عمر کے مرد بھی صرف سرکاری ملازم یہاں رہیں گے۔

ٹوکیو ۱۷ر جولائی۔ برطانیہ اور جاپان میں جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق برطانوی پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ برما کے راستہ چین کو مال نہ بھیجنے کے متعلق دونوں حکومتوں میں سمجھوتا ہو گیا ہے اس پر ایک ممبر نے کہا کہ کیا یہ دوسرا میونک تو نہیں۔ مگر سپیکر نے مزید سوالات کی اجازت نہ دی۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کے آغاز سے اب تک برطانی جہازوں نے جرمنی کے قریباً ۷ لاکھ ٹن مال پر قبضہ کیا ہے۔ اور پندرہ روز میں اٹلی کا نوہزار ٹن سامان پکڑا گیا ہے۔

انقرہ ۱۷ر جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ بلقانی ممالک کے متعلق روس اور جرمنی میں تصادم کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ روس اب سلواکیہ اور روتھینیا پر نظر رکھتا ہے۔ ہٹلر نے بھی روس کے متعلق اپنی فوجوں کو بعض ہدایات دی تھیں۔ جن کی ایک کاپی کسی نہ کسی طرح روس کو پہنچ گئی ہے۔ ان میں درج ہے۔ کہ روس اور جرمنی کے ظاہری اتحاد سے دھوکا نہ کھائیں۔ اسے بدستور دشمن سمجھیں اور اس کے خلاف مناسب کارروائی کے لئے ہر وقت تیار رہیں

ٹوکیو ۱۷ جولائی۔ جاپان کے اخبارات اپنی حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ڈچ ایسٹ انڈیز پر قبضہ کر لیا جائے

شملہ ۱۸ر جولائی۔ ہندوستان کے پولش قونصل جنرل نے حکم دیا ہے کہ روسی پولینڈ میں رہنے والے پولوں سے کوئی خط و کتابت نہ کی جائے۔ کیونکہ روسی افسران پولوں کو سخت تنگ کرتے ہیں۔ جن کے نام بیرونی ممالک سے خطوط آتے ہوں۔

بوائے سکاؤٹس کے کمشنر نے اپیل کی تھی۔ کہ جنگ کے امدادی فنڈ میں ہر سکاؤٹ ایک ایک پیسہ چندہ دے۔ اس پر دو ہزار روپیہ جمع ہؤا ہے۔ جو ریڈ کراس سوسائٹی کے صدر کو بھیج دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۸ر جولائی۔ امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی نے اپنے اجلاس میں مسٹر روزویلٹ کو اپنی طرف سے صدارت کا امیدوار کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز ملک کے لئے ایک پروگرام تجویز کیا ہے۔ جس میں دوسرے ملکوں کی لڑائیوں سے الگ رہنا۔ ملکی دفاع کے انتظام کو مزید مستحکم کرنا۔ سمجھوتوں کی عزت کرنا اور اپنے پڑوسیوں سے اچھے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے

چنکنگ ۱۷ر جولائی۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے برطانیہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر اس نے برما کا راستہ بند کیا تو نہ صرف وہ چین کی ہمدردی کھو بیٹھے گا۔ بلکہ چین میں اپنی پوزیشن بھی۔ ہم اس وقت تک ہتھیار نہیں ڈالیں گے جب تک جاپان کو شکست نہیں ہو گی۔

گوجرانوالہ ۱۷ر جولائی۔ سردار لابھ سنگھ بار ایٹ لا۔ بابو عطا محمد۔ لالہ نرنجن داس ایڈووکیٹ۔ ڈاکٹر ہربنس سنگھ۔ اور گیانی لال سنگھ کو کل ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

نیویارک ۱۷ر جولائی۔ مادران امریکہ کی نیشنل سوسائٹی کی صدر نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ہوائی چھتریوں سے اترنے والوں کا باقاعدہ مقابلہ کرنے کے لئے عورتوں کو تیار رہنا چاہیئے تاکہ جب مرد اگلی صفوں میں لڑ رہے ہوں۔ تو ان کی صفوں کے پیچھے اتر کر حملہ کرنے والوں کو زمین پر زندہ اترنے کا موقعہ ہی نہ مل سکے۔ اس غرض سے امریکہ کی تمام ریاستوں میں عورتوں کو بندوق چلانے کی مشق کرائی جا رہی ہے

لاہور ۱۷ر جولائی۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر دو آدمیوں کے قبضہ سے ۱۰۰۲ جعلی روپے برآمد ہوئے۔ ملزم ضلع انبالہ سے آ رہے تھے۔ کہ کسی مخبر کی اطلاع پر گرفتار کر لئے گئے۔ یہ روپے ایک دیگچی میں ڈال کر اوپر کپڑا باندھا ہؤا تھا۔

لاہور ۱۷ جولائی۔ پنجاب اسمبلی کے ایک روزہ خفیہ اجلاس پر ۲۵ ہزار روپے کے اخراجات کا اندازہ کیا گیا ہے۔

شنگھائی ۱۷ جولائی۔ جاپانی دہشت پسندوں نے امریکہ کے ایک اخبار کے دفتروں پر بم پھینکے۔ جن سے ۱۹ اشخاص زخمی ہو گئے۔

واشنگٹن۔ ۱۷ جولائی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ برما روڈ اور اسی قسم کی بین الاقوامی تجارتی شاہراؤں کو بند کرنے کے خلاف ہے۔ اس نے کہا ہے کہ ہند چینی کے راستہ چین کی تجارت بند کرنے کے بارہ میں حال میں جو قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس سے بین الاقوامی تجارت میں بے جا رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی۔ جاپانی حکومت کے ایک نمائندہ نے اس کے متعلق کہا ہے کہ امریکہ کو ہمارے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ اس رستہ کو بند کرنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کسی تیسرے ملک کی تجارت میں روک پیدا کی جائے گی۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ برطانیہ میں اس وقت ۱۲۵۰۰ مرد اور ۳۸۰۰ عورتیں نظر بند ہیں۔ اور قریباً ۵۰۰۰ نظر بند برطانوی باشندوں کو باہر بھیج دیا گیا ہے۔

بخارسٹ ۱۸ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ ہٹلر عنقریب جرمن پارلیمنٹ کا ایک اجلاس بلانے والا ہے۔ جس میں شرائط صلح بیان کرے گا۔ اور دنیا کو اپنی صلح پسندی کا یقین دلانے کی کوشش کرے گا۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ افریقہ کے مشرقی صحرا میں ایک اطالوی ہوائی جہاز کا انجر پنجر ملا ہے۔ خیال ہے کہ وہ آگ لگنے سے تباہ ہو گیا۔

برطانوی پارلیمنٹ کی طرف سے ان الفاظ کی ایک فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جن کا استعمال پارلیمنٹری قواعد کے خلاف ہے۔ مگر ہندوستان کی اسمبلیوں میں وہ عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

پشاور۔ ۱۸ر جولائی۔ جمعیۃ العلماء کے جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے جس میں اٹلی کے عربوں پر مظالم کی مذمت کی گئی۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ چند روز ہوئے یہ خبر ملی تھی۔ کہ آرمی سروس کور کی ۲۲ ویں کمپنی مفقود الخبر ہے۔ اور غالباً دشمن کے ہاتھ گرفتار ہو چکی ہے۔ اب برلن ریڈیو نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ وہ ان کی قید میں ہے۔ اور کہ سب لوگ خوش و خورم ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاہرہ ۱۸ جولائی حبشہ کے زیریں علاقوں کے قبائل میں بے چینی روز بروز بڑھ رہی ہے کیونکہ انہیں اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کا سابق بادشاہ ہیل سلاسی واپس آرہا ہے اور بحیرہ قلزم کے آس پاس ہے۔

کراچی ۱۷ جولائی سندھ اسمبلی کے ایک کانگرسی ممبر مسٹر تمیانی کو جبکہ وہ روہڑی کے سٹیشن پر گاڑی سے اتر کر سڑک پر جا رہے تھے۔ کسی نے پے در پے ریوالور سے پانچ فائر کر کے ہلاک کر دیا۔

لنڈن ۱۷ جولائی جاپان کی چین میں قائم کردہ چینی گورنمنٹ نے شنگھائی سے نکلنے والے سات برطانوی و امریکن اخبار نویسوں کو اپنے ملک نکال دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ انہوں نے حکومت پر بے جا نکتہ چینی کی تھی۔

قاہرہ ۱۸ جولائی ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ منگل اور بدھ کی درمیانی شب لیبیا میں طبروق اور دوسرے اڈوں پر حملے کئے گئے تیل کے گداموں میں بھی آگ لگ گئی۔ جس سے دھوئیں کے بادل اٹھے۔ مویالی پر بھی ایک حملہ کیا گیا۔ اور اس کے پاس ایک فوجی کیمپ پر بھی۔

لنڈن ۱۸ جولائی۔ جبرالٹر پر ہوائی حملوں میں اب تک کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا تھا۔ مگر آج صبح تین شہری ہلاک اور چند زخمی ہوئے۔

اطالوی فوج کے ساتھ خشکی پر لڑائی میں برطانوی فوج نے ان کے تین ٹینک تباہ کرنیوالی توپیں۔ پانچ بڑی توپیں اور گیارہ گولہ بارود سے بھری ہوئی لاریاں تباہ کر دیں۔ مویالی سے جو برطانوی فوج واپس آگئی تھی۔ وہ دوسری فوج سے جا ملی ہے۔ برطانوی فوجیں اطالوی مورچوں میں گھس آئی تھیں۔ مگر ان کے پاس پانی ختم ہو گیا۔ اس لئے وہ چپکے سے واپس آگئیں۔ اور دشمن کو خبر بھی نہ ہوئی۔

لنڈن ۱۸ جولائی آج صبح جرمن جہازوں نے انگلستان کے جنوب مغربی کنارے پر جہازوں پر جھپٹ جھپٹ کر حملے کئے۔ مگر کوئی بم نشانہ پر نہ لگا اور ایک جرمن جہاز گرا لیا گیا۔

واشنگٹن ۱۸ جولائی امریکہ کی وزارت انصاف نے اجازت دیدی ہے۔ کہ جو امریکن برطانیہ یا کینیڈا کی ہوائی فوج میں شامل ہونا چاہیں ہو سکتے ہیں۔ مگر انہیں حلف وفاداری اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ امریکن امریکہ کے ہی باشندے رہیں۔

شملہ ۱۸ جولائی حکومت شہری پیراولوں کے متعلق ایک قانون بنانا چاہتی ہے کیونکہ اس وقت کوئی ایسا قانون موجود نہیں۔ جس کے رو سے پولیس جیسے اختیارات دوسرے لوگوں کو دیئے جائیں۔

کلکتہ ۱۸ جولائی آج بنگال اسمبلی میں پرجا کرشک پارٹی کے ایک ممبر نے ہالویل کی یادگار کے متعلق بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ جو ۸۲ کے مقابلہ میں ۱۱۵ آراء کی کثرت سے گر گئی۔

وزیر زراعت نے بیان کیا۔ کہ پٹ سن کی کاشت کے متعلق مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی نے متفقہ رپورٹ پیش کر دی ہے جس پر مناسب وقت پر ضروری کارروائی کی جائے گی۔

ٹوکیو ۱۸ جولائی پرنس کنوئے نے وزارت مرتب کر لی ہے۔ فی الحال اپنے ساتھ تین وزیر مقرر کئے ہیں۔ جو ان کے ساتھ مل کر جاپان کی خارجی پالیسی کا فیصلہ کریں گے۔ اس کے بعد دوسرے وزراء منتخب کئے جائیں گے۔

تحریک جدید کے جلسے اور موعودہ چندہ کی ادائیگی

تحریک جدید کے سالانہ جلسوں کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ ۱۱ اگست کو منعقد کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے تمام مطالبات پیش کر کے ان پر عمل کرنے کی مزید تحریک کی جائے ان جلسوں کو کامیاب بنانے اور تحریک جدید کے موعودہ چندہ کی ادائیگی کیلئے خاص کوشش کریں۔ وہ احباب جو ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے ۱۱ اگست سے پہلے پہلے رقم ارسال کر کے ثواب عظیم حاصل کریں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسسٹنٹ سرجنوں اور سب اسسٹنٹ سرجنوں کی طرف سے جو ایکس رے کے کام میں ٹریننگ اور تجربہ رکھتے ہوں۔ ۱۹-۸-۴۰ تک مقررہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست کنندگان کو علی الترتیب ۲۰۰/- روپیہ ماہوار مستقل اور ۸۵-۲-۵/۲-۶۵ روپیہ ماہوار کے گریڈ میں عارضی تقرروں کے لئے امیدواران کی ویٹنگ لسٹ میں رکھا جائے گا۔ ہر امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا نام کسی ایک انڈین پراونشل میڈیکل رجسٹر میں درج ہو۔ کم سے کم قابلیت (۱) اسسٹنٹ سرجنوں کے کسی ایسی یونیورسٹی کی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری ہے۔ جو گورنر جنرل ان کونسل کے ایکٹ کی رو سے یا لوکل گورنمنٹ کے ایکٹ کی رو سے قائم شدہ ہو۔ یا اپنی قابلیت کی وجہ سے برطانیہ میں رجسٹریشن کے قابل ہو۔ (۲) سب اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے کسی ایسی شخصیت مجاز کی طرف سے لائسنس یافتہ یا ایل۔ ایم۔ ایف ہو۔ جس کا ذکر انڈین میڈیکل ڈگریز ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۶ء میں آچکا ہے۔ اسسٹنٹ سرجن اور سب اسسٹنٹ سرجن کی عمر ۳۱۔ اگست ۱۹۴۰ء کو علی الترتیب ۳۵ اور ۳۰ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ مقررہ فارم مع مکمل تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں۔ جس پر اپنا ایڈریس لکھا ہو۔ اور ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ پر یہ الفاظ لکھے ہوں

"Vacancies for Assistant Surgeons or Sub Assistant Surgeons."

جنرل منیجر

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں۔

الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

قدرت کے پیدا کردہ نرم۔ ملائم۔ نازک پھولوں کی خوشبوؤں کا بہترین مرکب

حسن نکھار

رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

آپ دیکھینگے کہ حسن نکھار نے چہرہ کے داغ۔ دھبوں کیل۔ مہاسوں چھپ جھریوں اور چھائیوں کو کس عمدگی کے ساتھ رفع کر کے چہرہ کی رنگت اور جلد میں کس قدر ملائمت اور خوبصورتی پیدا کر دی ہے قیمت فی شیشی ۱۰/ علاوہ محصول ڈاک۔

جنرل سپلائیرز۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس اینڈ کراچی

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دواخانہ احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۱۸ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے۔ کہ حضور کو دردسر کے علاوہ پاؤں کی انگلیوں میں نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر میں شدید درد ہے احباب دعائے صحت کریں۔

حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو دردشکم ضعف دل اور بخار کی تکلیف ہے۔ احباب دُعا جاری رکھیں:۔

آج جمعرات کو بھی روزہ رکھا گیا۔ اور مساجد میں دُعا کی گئی:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعتراض کا یہی جواب دیا۔ کہ یہ میرے اختیار کی بات نہیں۔ جب خدا تعالےٰ کی کوئی تقدیر مجھے معلوم ہوتی ہے تو میں کہہ دیتا ہوں۔ کہ ایسا ہو جائے گا۔ اور جب معلوم نہیں ہوتی تو میں کہتا ہوں کہ یہ امر اللہ تعالےٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔ وہ اگر چاہے تو دُعا قبول کرے اور اگر چاہے تو رَد کر دے۔ پس اگر یہی بات صحیح ہو۔ کہ دُعاؤں کی قبولیت کا دعوےٰ وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کی ہر دُعا قبول ہو۔ یا جس پر کبھی کوئی مصیبت اور بلا نازل نہ ہو۔ تو ایسا شخص انبیاء میں بھی کوئی نظر نہیں آسکتا۔

اول تو ٹریکٹ لکھنے والے نے جو مثالیں دی ہیں۔ ان میں سے سوائے ایک کے کوئی امر ایسا نہیں۔ جس کے متعلق مَیں نے یہ بھی کہا ہو۔ کہ میں نے اس کے متعلق دُعا کی ہے۔ صرف اس نے قیاس کر لیا ہے۔ کہ چونکہ جماعت پر فلاں وقت فلاں مصیبت آئی۔ اس لئے تم نے ضرور اس کے متعلق دُعا کی ہوگی۔ حالانکہ دُعا بالکل اور چیز ہوتی ہے۔ اور توجہ الی اللہ اور چیز ہے۔

بندہ جب بھی کوئی مشکل دیکھتا ہے۔ ہمیشہ خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا۔ اور اس سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی مشکل کو دُور فرما دے۔ مگر اسے دعا نہیں کہتے بلکہ اسے انابت کہتے ہیں۔ دُعا تو وہ ہوتی ہے جس کے متعلق کہتے ہیں کہ "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے" یہ دُعا ہر روز نہیں ہوتی۔ اور نہ ہر بات کے متعلق ہوتی ہے۔ مگر لوگوں نے اپنی نادانی اور حماقت کی وجہ سے

دُعا کی حقیقت

کو سمجھا ہی نہیں۔ وُہ خیال کرتے ہیں۔ کہ محض سجدے میں اپنا سر جھکا دینا اور کہنا کہ خدایا فلاں مصیبت ٹل جائے۔ یا فلاں بیمار اچھا ہو جائے۔ یہ دعا ہے حالانکہ یہ دُعا نہیں۔ بلکہ یہ ایک انابت ہے۔ یہ ایک عبادت ہے۔ اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ بندے کا فرض ہے۔ کہ جب بھی وُہ کوئی مصیبت دیکھے۔ خدا تعالےٰ کے حضور جھکے۔ اور اس کے آگے

عاجزی اور انکسار

کا اظہار کرتے ہوئے التجا کرے۔ کہ وہ اس مصیبت کو دور کر دے۔ مگر دُعا کی کیفیت تو انسان پر ایسی حاوی ہوتی اور اس کے رگ و ریشہ اور جسم اور رُوح کے ذرہ ذرہ پر ایسی طاری ہوتی ہے۔ کہ کسی دوسری طرف انسان کو توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اگر ہر امر کے متعلق انسان دُعا مانگنے لگے تو پھر تو شائد

سال بھر میں صرف ایک دن

کی ضرورتوں کے متعلق ہی دُعا کی جا سکے۔ امت محمدیہ کے تمام بزرگ کہتے چلے آئے ہیں۔ کہ جو کچھ مانگنا ہو اپنے خدا سے مانگو۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق بھی بعض بزرگوں نے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا اگر تمہیں اپنی جوتی کے تسمہ کی بھی ضرورت ہو۔ تو خدا سے طلب کرو اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت غور کر کے دیکھ لو۔ کہ دن رات میں کتنی ضرورتیں ہیں جو انسان کو پیش آتی ہیں۔ اور کتنی دفعہ اسے خدا تعالےٰ سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ ایک مکھی اگر انسان کے جسم پر بیٹھ جائے۔ تب بھی اس اصول کے مطابق ہم خدا سے ہی کہیں گے۔ کہ وُہ اسے ہٹائے۔ اگر چیونٹیاں کسی کھانے کی چیز کو چمٹی ہوئی ہوں گی۔ تو ہم خدا سے ہی کہیں گے۔ کہ وُہ ان چیونٹیوں کو دُور کرے۔ اگر دھوپ کی شعاعیں ہمارے مکان کو نقصان پہونچا رہی ہوں گی۔ تو ہم اس دھوپ کی ہر شعاع سے خدا کی ہی پناہ طلب کرینگے اور اگر بارش کثرت سے برسنے لگے۔ اور وُہ

ہمارے لئے نقصان کا موجب

بن جائے۔ تو بارش کے ہر قطرے سے بھی ہم اللہ تعالےٰ کی ہی پناہ طلب کریں گے۔ اسی طرح کھانے کے متعلق پینے کے متعلق۔ بیوی بچوں کے متعلق پڑھائی کے متعلق گھر کی صفائی کے متعلق رشتہ داروں اور دوستوں کے متعلق قرضداروں کے متعلق۔ غرض بیسیوں امور کے متعلق ہمیں روزانہ ضروریات پیش آتی رہتی ہیں۔ اور سینکڑوں واقعات ایسے سامنے آجاتے ہیں۔ کہ ہم اپنے ایمان کی بناء پر مجبور ہوتے ہیں۔ کہ ان کے بارہ میں خدا تعالےٰ سے استعانت طلب کریں۔ اب اگر ان امور میں سے ہر امر کے متعلق اسی قسم کی دُعا کی جائے۔ جو ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ تو صرف ایک دن کے کاموں کے لئے ہی بعض دفعہ سال بھر کی دُعا کی ضرورت ہوگی۔ پس

دعا اور چیز ہے اور انابت اور چیز

روزانہ اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لئے جب انسان خدا تعالےٰ کے حضور جھکتا ہے تو گو اس کے دل میں یہ یقین اور توکل ہوتا ہے۔ کہ کام سب خدا نے ہی کرنے ہیں۔ لیکن وہ ان کو اتنا اہم نہیں سمجھتا۔ کہ خدا تعالےٰ کے دامن کو پکڑلے۔ اور کہے کہ میں اس وقت تک نہیں ہٹوں گا۔ جب تک میرا مقصد پورا نہ ہوے۔ اور دُعا در اصل یہی ہوتی ہے کہ جب کوئی امر انسان خدا تعالےٰ سے منوانا چاہے۔ تو پھر اس وقت تک ہٹے نہیں۔ جب تک خدا تعالےٰ اس کی مراد کو پُورا نہ کر دے۔ پس یہ

ایک شدید غلطی

ہے۔ جو عام طور پر لوگوں کے اندر پائی جاتی ہے۔ کہ وُہ دعا اور انابت میں فرق نہیں کرتے۔ قرآن کریم نے بھی دُعا اور انابت کو الگ الگ رکھا ہے چنانچہ ایک مقام پر تو فرماتا ہے کہ انیبوا الیٰ ربکم (الزمرعٔ) اور دُوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ ادعونی استجب لکم (المومن عٔ) انابت ہمارے دل میں ہر وقت ہوتی ہے۔ اور ہم ہر وقت اس سے کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً ہمیں پیاس لگتی ہے۔ تو ہم دل میں کہتے ہیں۔ کہ اللہ میاں آپ ہی ہمیں پانی پلا سکتے ہیں۔ حالانکہ نوکر بھی موجود ہوتا ہے۔ اور پانی بھی گھڑوں میں موجود ہوتا ہے۔ اور ہم نوکر کو پانی لانے کے لئے کہہ بھی دیتے ہیں۔ ہم کیوں دل میں کہتے ہیں کہ اے اللہ تو ہی پانی پلا سکتا ہے۔ اس لئے تو ہی مجھے پانی پلا۔ اس لئے کہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ نوکر بھی اللہ تعالےٰ نے ہی دیا ہے۔ اور وُہ اگر پانی پلائیگا۔ تو اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور اسکے منشاء کے ماتحت ہی پلائیگا۔ یا اگر نوکر نہ ہو اور بیوی موجود ہو یا بیوی بھی فوت ہو چکی ہو اور کوئی بچہ موجود ہو تو ہم اسی کو کہہ دینگے کہ ہمیں پانی پلانا۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمارے دل میں یہ یقین ہوگا۔ کہ پانی پلانے والا خدا ہی ہے اگر وہ نہ چاہے تو بیوی بچوں یا نوکروں کی کیا طاقت ہے۔ کہ کسی کو پانی کا ایک گھونٹ بھی دے سکیں۔ پس ایسی حالت میں یہی ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف ہم اپنے کسی نوکر یا بیوی بچے کو آواز دیتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کر لیتے ہیں:۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ فضل نازل کرنیوالا وہی ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کرتے کہ سجدے میں گر جائیں اور کہیں کہ ہم اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھائینگے۔ جب تک خدا ہمیں پانی نہیں پلائے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ انابت بعض دفعہ ایک سیکنڈ کی ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ کچھ زیادہ وقت بھی لے لیتی ہے۔ مگر بہر حال اس کا سلسلہ صبح سے شام تک ہمارے تمام کاموں میں چلتا ہے۔ لیکن دُعا بہت بڑا وقت چاہتی ہے۔ بسا اوقات وُہ سالوں چاہتی ہے۔ بسا اوقات مہینوں چاہتی ہے۔ بسا اوقات ہفتوں چاہتی ہے بسا اوقات دنوں چاہتی ہے۔ اور بسا اوقات گھنٹوں چاہتی ہے۔ اور کبھی جب وُہ دُعا اللہ تعالےٰ کے الہام کے ماتحت ہوتی ہے۔ تو منٹوں میں بھی قبول ہو جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اللہ تعالےٰ صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ میرا بندہ مونہہ سے ایک فقرہ کہدے۔ میں فوراً اسے قبول کر لُوں گا۔ اور درحقیقت یہ بھی دُعا نہیں ہوتی۔ بلکہ

ایک ناز

ہوتا ہے۔ ویسا ہی ناز جیسے عاشق اور معشوق کے درمیان ہوتا ہے۔ یا جیسے بچوں کے متعلق بعض دفعہ ماں باپ چاہتے ہیں۔ کہ انہیں مٹھائی کی ڈلی یا کھانے کے لئے کوئی پھل دے دیں۔ مگر وُہ چاہتے ہیں۔ کہ بچہ اپنی زبان سے چیز مانگے۔ چنانچہ وُہ مٹھائی کی ڈلی یا پھل اسے دکھا کر کہتے ہیں۔ کہ کہو۔ یہ ہمیں دے دو۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ بچہ اِدھر مانگے۔ اور اُدھر اُسے دے دیا جائے۔ ایسی حالت میں بچہ بعض دفعہ ضد کر کے نہیں مانگتا۔ تو ماں باپ اصرار کرتے چلے جاتے ہیں۔ کہ تمہیں ضرور مانگو۔ کیونکہ ان کا اپنا دل چاہتا ہے۔ کہ بچہ مانگے۔ اور وُہ دیں۔ اسی طرح کبھی اللہ تعالےٰ کا بھی دل چاہتا ہے۔ کہ اس کا بندہ اس سے مانگے۔ اور وُہ کہتا ہے۔ اے میرے بندے مجھ سے مانگ۔ تا تجھے دُوں۔ چنانچہ مونہہ سے نکالنے کی دیر ہوتی ہے۔ کہ بندے کو اس کی مانگی ہوئی چیز مل جاتی ہے ؛

پس ایک ہوتی ہے انابت ایک ہوتا ہے ناز۔ اور ایک ہوتی ہے دُعا۔ انابت توکّل کا ایک حصہ ہے اور یہ ہر وقت مومن کے ساتھ رہتی ہے۔ حتےٰ کہ اگر کسی کے دل میں انابت نہ ہو۔ تو وُہ مومن ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر اُسے پیاس لگتی ہے۔ تو اس انابت کی وجہ سے اسے یقین ہوتا ہے۔ کہ خدا ہی پانی پلائے گا۔ بھوک لگتی ہے تو اسے یقین ہوتا ہے۔ کہ خدا ہی کھانا کھلائے گا۔ مکان کی ضرورت ہوتی ہے تو اُسے یقین ہوتا ہے۔ کہ خدا ہی مکان مہیا کرے گا۔ کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اسے یقین ہوتا ہے۔ کہ خدا ہی اُسے کپڑے پہنائے گا۔ بے شک وُہ کئی کاموں میں بیوی سے بھی مدد لیتا ہے۔ مثلاً وُہ بیوی سے کھانا پکواتا ہے۔ کپڑے سلواتا ہے۔ پانی پینے کی ضرورت ہو۔ تو اسے کہتا ہے۔ کہ پانی لا دو۔ اور اسی طرح بیوی کے بہت سے کام یہ کرتا ہے۔ مگر ساتھ ہی وُہ اس بات پر بھی یقین رکھتا ہے۔ کہ بیوی کی زندگی خدا کے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں۔ اگر بیوی کو وُہ وفات دے دے۔ تو میں اسے کس طرح زندہ کر سکتا ہُوں۔ یا فرض کرو۔ بیوی کو مجھ سے

شدید نفرت

ہو جائے۔ اور وُہ قاضی کے پاس خلع کی درخواست کر دے۔ تو میں کیا کر سکتا ہُوں۔ ایسی حالت میں بالکل ممکن ہے کہ خاوند کہے۔ کھانا تیار کرو۔ اور بیوی کہے۔ کہ کھانا کیسا؟ میں تو قاضی کے پاس خلع کی درخواست دے کر چلی ہوں پس چونکہ تمام سامان خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور وُہی ہر کام کے لئے اسباب مہیا کرتا ہے۔ اس لئے مومن ہر مشکل کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے۔ اور اس سے اپنی مصیبت کے دُور ہونے کی التجا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی وُہ ظاہری سامانوں سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن بہر حال

یہ انابت ہوتی ہے

دُعا نہیں ہوتی ؛

پس اوّل تو یہ نادان شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے سمجھتے ہی نہیں۔ کہ دُعا کیا چیز ہوتی ہے؟ پھر اسی ناواقفیت کی وجہ سے وُہ خیال کرتے ہیں۔ کہ انسان کی ہر دُعا ضرور قبول ہونی چاہیئے۔ حالانکہ اگر یہ اصُول درست ہو۔ کہ ہر مشکل کے وقت جب کوئی شخص دُعا کرے۔ تو اس کی دُعا کو ضرور قبول ہو جانا چاہیئے۔ تو ماننا پڑیگا کہ آج تک کوئی نبی بھی

قبولیّت کے مقام پر

کھڑا نہیں ہُوا۔ آخر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو مشکلات پیش آئی تھیں۔ یا نہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اس جنگل میں وفات پا گئے۔ جس کے سامنے وُہ موعود ملک تھا۔ جس کے متعلق خدا کا حضرت موسےٰ علیہ السلام سے یہ وعدہ تھا۔ کہ اس میں تُو اور تیری قوم داخل ہو گی۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مُوسےٰ علیہ السلام نے اس ملک میں داخل ہونے کے متعلق دُعائیں نہیں کی ہوں گی۔ یقیناً کی ہونگی مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت سے وُہ دُعائیں قبول نہ ہوئیں ؛

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے جب ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر یہ تھی۔ کہ اُن کے بھائی ان کی مخالفت کریں گے۔ تو کیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے دُعائیں نہیں کی ہوں گی۔ کہ میرے بچے یوسف کی مخالفت نہ کریں۔ اور خدا ان کو

تقوےٰ و طہارت

اور پاکیزگی سے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مگر کیا یہ دُعا قبول ہُوئی؟ اور کیا انہی بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو شدید تکالیف نہیں پہونچائیں ؛

پھر انجیل میں صاف لکھا ہے۔ کہ صلیب دیئے جانے سے پہلے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تمام رات اللہ تعالےٰ کے حضور دُعائیں کرتے رہے۔ کہ "اے میرے باپ! اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" (متی ۲۶/۳۹) مگر یہ پیالہ ٹلا تو نہ۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دُشمنوں نے صلیب پر لٹکا ہی دیا۔ پھر خود

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے

کیا اس قسم کے لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لئے دُعائیں نہیں کی ہوں گی۔ آپؐ کو اپنی اولاد سے جو محبت تھی۔ اور آپ کے دل میں اُن کے متعلق جس قسم کا درد پایا جاتا تھا۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ جب ابراہیم جو آپ کی نرینہ اولاد میں سے سب سے آخری بچہ تھا۔ فوت ہُوا۔ تو آپؐ نے اس کی لاش کو اپنی گود میں اُٹھا لیا۔ اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر آپؐ نے اسے مخاطب کرتے ہُوئے فرمایا۔ جا اپنے بھائی عثمانؓ بن مظعون کے پاس۔ حضرت عثمان رضؓ بن مظعون ایک صحابی تھے۔ جو سترہ اٹھارہ سال بلکہ اس سے بھی کم عُمر میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے۔ اُن کے ماں باپ ان کے شدید مخالف ہو گئے۔ اتنے شدید کہ ان کی ماں ان کے ہاتھ سے پانی تک نہیں پیتی تھی۔ مگر باوجود اس شدید محبت کے جو انہیں اپنی والدہ کے ساتھ تھی۔ انہوں نے

اسلام چھوڑنا گوارا نہ کیا

آخر ان کے ماں باپ نے انہیں اپنے گھر سے نکال دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ جب تک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو نہیں چھوڑو گے ہم تجھے اپنے گھر میں نہیں آنے دیں گے انہوں نے خوشی سے اپنے گھر کو چھوڑ دیا۔ اور کہدیا۔ کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ میرا باپ بھی محمدؐ ہے اور میری ماں بھی محمدؐ ہے (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ایک مجلس میں اسلامی تعلیم کی تائید میں بول کر ایسی مار کھائی کہ آپ کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ ان کی اس قربانی کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اُن سے بہت محبت تھی اور آپؐ انہیں اپنے بچوں جیسا عزیز سمجھتے تھے۔ بعد میں وُہ ایک جنگ میں شہید ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیمؑ فوت ہوا۔ تو آپ نے انہی عثمان بن مظعون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جا اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس۔

غرض بعض روایات کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے۔ اور لازماً ہر بچہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعائیں کی ہوں گی۔ مگر آخر

اللہ تعالےٰ کی مشیت

غالب آئی۔ اور وہی ہوا جو اس نے چاہا تھا۔ ایک دفعہ آپ قبرستان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ کہ آپ نے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ کہ وہ ایک قبر پر بیٹھی بین ڈال رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب گئے۔ اور فرمایا بڑھیا کیا ہوا۔ اس نے کہا میرا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بڑھیا صبر کرو۔ خدا کی یہی مشیت تھی۔ بڑھیا نے شدت غم میں آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ کہ کون شخص اس سے باتیں کر رہا ہے۔ اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ ایسی حالت میں انسان کی آنکھوں میں آنسو آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے سر کو جھکائے ہوئے ہوتا ہے۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں تھا۔ کہنے لگی میاں دوسروں کے لئے نصیحت ہوتی ہے۔ ورنہ جس کے دل کو لگتی ہے وہی جانتا ہے۔ کہ یہ صدمہ کتنا سخت ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مائی میرے گیارہ بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ کہہ کر آپ اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے۔ بعد میں کسی نے اسے بتایا۔ کہ بدبخت وہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ یہ سنتے ہی دوڑتی ہوئی آپ کے پاس پہونچی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے صبر کیا۔ آپ نے فرمایا الصبر لاول وھلۃ۔ صبر تو وہی ہے جو شروع میں کیا جائے۔ ورنہ رو دھو کر تو سب کو صبر آجاتا ہے۔

ایک دفعہ آپ کا ایک نواسا فوت ہوگیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ گئے۔ ایک صحابی کہنے لگا یا رسول اللہ آپ تو دوسروں کو صبر کی تلقین کیا کرتے ہیں۔ اور خود روتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری آنکھیں روتی ہیں۔ اور یہ رحمت کی علامت ہے۔ اگر تمہارا دل خدا تعالےٰ نے سخت بنا دیا ہے تو میں کیا کروں۔

غرض درد آپ کے دل میں بھی تھا۔ اور اس وجہ سے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں کے لئے دعائیں نہیں کی ہونگی مگر باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان بچوں کے لئے دعائیں کیں۔ آپ کے گیارہ بچے فوت ہو گئے۔ (روایات میں اختلاف ہے بعض میں کم تعداد کا ذکر ہے)

اگر ٹریکٹ کے لکھنے والے نے میری بھی گیارہ دُعائیں ایسی شمار کی ہیں جو اس کے خیال میں قبول نہیں ہوئیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی گیارہ بچے ہی فوت ہوئے تھے۔ اب کیا یہ کہا جائے گا۔ کہ آپ نے ان کے متعلق دُعائیں نہیں کی تھیں۔ یا یہ کہا جائے گا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعائیں تو کیں مگر وہ قبول نہ ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی بیماری میں ان کی صحت کے لئے کتنی دُعائیں کیں۔ ہمارے سلسلہ کے اخبارات کے فائل اس پر گواہ ہیں۔ مگر کیا مولوی عبدالکریم صاحب تندرست ہو گئے؟ اور کیا اس کے باوجود آپ نے دُنیا کو چیلنج دیا ہے یا نہیں کہ مجھے

قبولیت دُعا کا معجزہ

دیا گیا ہے۔ اور اس نشان میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اب کیا کوئی مخالف اگر یہی بات پیش کرے کہ جب مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق آپ کی دُعا قبول نہ ہوئی۔ تو آپ نے قبولیت دُعا کے نشان میں مقابلہ کرنے کا چیلنج کس طرح دے دیا۔ تو کیا اس کی یہ بات معقول ہوگی۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی صحت کے لئے بہت دُعائیں کیں۔ اور آپ کو ان سے اس قسم کا تعلق تھا کہ جب وہ فوت ہوئے تو گو آپ کی عادت میں یہ بات داخل تھی۔ کہ آپ ہمیشہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے۔ اور عشاء تک مختلف دینی مسائل پر باتیں کرتے رہتے۔ (مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ ایسے موقعہ پر ہمیشہ آپ کے دائیں طرف بیٹھا کرتے تھے) جب مولوی صاحب کی وفات ہوگئی تو آپ نے مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھنا بند کر دیا۔ ایک دفعہ بعض لوگوں نے عرض کیا۔ کہ حضور پہلے مغرب کے بعد مسجد میں تشریف رکھا کرتے تھے۔ اور

مختلف دینی مسائل

بیان کیا کرتے تھے۔ جس سے آنے والے مہمانوں اور دوسرے لوگوں کو بہت کچھ فائدہ ہوتا تھا۔ مگر اب حضور نے بیٹھنا بند کر دیا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور پھر اس سلسلہ کو جاری فرما دیں کیونکہ لوگوں کو حضور کے نہ بیٹھنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اب مجھ سے بیٹھنا برداشت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب میری نظر اس طرف جاتی ہے۔ جہاں مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھا کرتے تھے۔ تو میرے دل کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح ہمارا چھوٹا بھائی

مبارک احمد جب بیمار ہوا

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے کتنی ہی دُعائیں کیں مگر ان دُعاؤں کے باوجود وہ فوت ہو گیا۔ کیونکہ خدا کی مشیت یہی تھی۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ پہلے مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے آپ نے دُعائیں کیں مگر وہ قبول نہ ہوئیں۔ اور مولوی صاحب فوت ہو گئے۔ پھر مبارک احمد کے لئے آپ نے دُعائیں کیں۔ مگر وہ بھی قبول نہ ہوئیں۔ اور مبارک احمد فوت ہو گیا۔ ایسی حالت میں دنیا کو چیلنج دینے کے معنی کیا ہوئے؟ اور کس طرح معلوم ہوا کہ آپ کی دُعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی پہلے

بشیر اول فوت ہوا

اور آپ نے اس کے لئے بہت دعائیں کیں۔ یہ تو آپ کو اس کی وفات پر معلوم ہوا۔ کہ جس لڑکے کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیشگوئی ہے۔ اس کا مصداق بشیر اول نہیں۔ لیکن جب تک وہ زندہ رہا آپ کا یہی خیال تھا۔ کہ وہی موعود لڑکا ہے۔ اور آپ نے نہ صرف خود اس کے لئے دُعائیں کیں۔ بلکہ دوسروں سے بھی کروائیں مگر پھر بھی وہ فوت ہو گیا۔ پھر

آتھم کے متعلق پیشگوئی

کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے۔ کہ جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب اور اضطراب سے دُعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک طرف دعا میں مشغول تھے۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہو کر دُعا کر رہے تھے۔ اور تیسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں بُرا بھی منایا گیا۔) جہاں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مطب کیا کرتے تھے۔ اور آجکل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں۔ وہاں اکٹھے ہو گئے۔ اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں۔ اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے یا اللہ آتھم مر جائے۔ مگر اس کہرام اور آہ و زاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔ پھر کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جب ایسے معاملات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں قبول نہ ہوئیں تو آپکا دُنیا کو قبولیت دُعا کے نشان میں مقابلہ کا چیلنج دینا ناجائز تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض اگر یہ صحیح ہے۔ کہ دُعاؤں کی قبولیت کا دعوےٰ اسی شخص کا صحیح سمجھا جاسکتا ہے۔ جس کا کبھی کوئی نقصان نہ ہُوا ہو۔ اور نہ اسے کبھی کوئی تکلیف پہونچی ہو۔ تو پھر تو کوئی نبی بھی ایسا نہیں جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہو۔ کہ اس کی دُعائیں قبول ہوئیں۔

سب سے بڑے نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ہیں۔ مگر مَیں بتا چکا ہُوں۔ کہ آپ کی اولاد بھی فوت ہُوئی۔ اسی طرح آپؐ کی ایک بیوی فوت ہُوئیں۔ حالانکہ وُہ آپ کو اتنی پیاری تھیں۔ کہ اس کی مثال اور کسی بیوی میں نظر نہیں آتی۔ حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بڑی محبت تھی۔ مگر ایک دفعہ حضرت عائشہ رضؓ سے ہی کسی نے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو کسی بیوی کے متعلق کبھی غیرت بھی آئی۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ زندہ بیویوں میں سے تو کسی کے متعلق مجھے کبھی غیرت نہیں آئی۔ مگر ایک بیوی جو وفات پا چکی ہے۔ اس کے متعلق مجھے ضرور غیرت آجاتی۔ کیونکہ کبھی کبھی رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کی اتنی تعریف کرتے۔ اتنی تعریف کرتے۔ کہ میں کہتی۔ یا رسُول اللہ کیا وُہ بڑھیا آپ کو اس جوان سے اچھی لگتی ہے۔ اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے۔ کہ عائشہ رضؓ تجھے کیا معلوم۔ خدیجہ رضؓ کیا تھی۔ اور یہ کہتے ہُوئے آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے اور فرماتے۔ اس نے میری اتنی خدمت کی ہے۔ اور اس نے اس طرح اپنے آپ کو میرے لئے قربان کر دیا۔ کہ میں اس کی خدمت اور اس کے درجہ کو کبھی نہیں بھُول سکتا۔

ایک دفعہ آپ مجلس میں بیٹھے

وعظ ونصیحت

کر رہے تھے۔ عورتیں آپ کے اردگرد بیٹھی تھیں۔ اور اُن عورتوں میں بڑے بڑے معزز خاندانوں کی مستورات شامل تھیں۔ کہ اچانک ایک بڑھیا پھٹے پُرانے کپڑوں میں آگئی۔ آپ اُسے دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے۔ اور اپنے نیچے جو کپڑا بچھا ہُوا تھا۔ وُہ اُٹھا کر اس کی خاطر بچھا دیا۔ اور فرمایا۔ آگئی میری خدیجہ رضؓ کی سہیلی۔ آگئی میری خدیجہ رضؓ کی سہیلی۔

اس قسم کی محبت کی موجودگی میں تم اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ حضرت خدیجہ رضؓ کی بیماری کے دنوں میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لئے کتنے درد اور کتنے سوز سے دُعائیں کی ہوں گی۔ مگر پھر وُہ دُعائیں قبول تو نہ ہُوئیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو خدا کی مشیت پر صبر کرنا پڑا۔

اسی طرح ابوطالب کے متعلق آپ نے کس قدر دعائیں کیں۔ کہ خدایا اسے ہدایت دے دے۔ مگر ان دُعاؤں کے باوجود ابوطالب کو ہدایت نہ ملی۔ غرض رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیوی بھی فوت ہوئی۔ بچے بھی فوت ہُوئے اور پھر چچا۔ ایسا محبت کرنے والا چچا۔ جس نے باوجود

مذہبی اختلاف

رکھنے کے۔ اور باوجُود اس کے کہ اپنی قوم کی دُشمنی اس نے اپنے سر لے لی اور اپنی تمام عمر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں صرف کر دی۔ اس کی ہدایت کے لئے آپ نے دُعائیں کیں مگر خدا تعالےٰ کی مشیت کے مطابق وُہ قبول نہ ہوئیں۔ اور آپ نے خدا تعالےٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھا۔

اسی طرح آپؐ کا ایک اور جوان چچا جس نے اپنے ملک۔ اپنی قوم۔ اور اپنے رشتہ داروں کو آپؐ کی خاطر چھوڑ دیا تھا۔ وُہ آپ کے سامنے اس طرح مارا گیا کہ دُشمن نے اس کا کلیجہ نکال کر دانتوں سے چبا لیا۔ پھر آپؐ کا ایک اور چچیرا بھائی دُور میدانوں میں سینکڑوں میل دور مدینہ سے پڑے۔ غربت کی حالت میں وطن سے الگ بلکہ

دو وطنوں سے علیحدہ

ہونے کی حالت میں۔ کیونکہ وُہ پہلے مکہ سے مدینہ آیا۔ اور پھر مدینہ سے شام کے میدانوں میں گیا۔ جہاد کرتے ہُوئے شہید ہو گیا۔ مدینہ میں جب جنگ میں شہید ہونے والوں کے متعلق اطلاع پہونچی۔ تو تمام لوگوں نے اپنے اپنے مُردوں پر رونا شروع کر دیا۔ آپ کو بھی اپنے

چچیرے بھائی کی وفات

کا جس کا نام جعفر رضؓ تھا سخت صدمہ ہوا اور اسی صدمہ کی حالت میں آپ مدینہ کی گلیوں میں سے گزرے۔ تو بعض گھروں میں سے رونے کی آواز آئی۔ مگر جب حضرت جعفر رضؓ کے مکان کے پاس سے گزرے۔ تو وہاں کوئی رونے والا نہیں تھا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ تو نہیں کہ رونے کو پسند کرتے تھے یا صحابہ رضؓ بلند آواز سے رویا کرتے تھے۔ مگر ایسے موقعہ پر چونکہ آواز کو بعض دفعہ پُوری طرح دبایا نہیں جاسکتا خصوصاً نوجوان لڑکیوں سے اس لئے بعض گھروں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ لیکن جعفر رضؓ کے مکان کے پاس بالکل خاموشی تھی۔ جب آپ وہاں پہنچے تو آپ کے دل میں درد پیدا ہوُا۔ اور آپ نے فرمایا۔ افسوس جعفر رضؓ کو رونے والا بھی کوئی نہیں۔ انصار (اللہ تعالےٰ کی ان پر بڑی بڑی رحمتیں ہوں). رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی لفظ ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔ جونہی انہوں نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ سُنے۔ وُہ بھاگ کر اپنے گھروں کو گئے۔ اور انہوں نے اپنی عورتوں سے کہا۔ کہ نیک بختو! تم اپنے مُردوں کو روتی ہو۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے

فوت شدہ عزیز

کو نہیں روتیں۔ فوراً جعفر رضؓ کے گھر جاؤ۔ اور وہاں رونا شروع کر دو۔ چنانچہ مدینہ کی تمام عورتیں حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر اکٹھی ہو گئیں۔ اور انہوں نے ایک کُہرام مچا دیا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سُنا۔ تو فرمایا۔ کیا ہوُا؟ انصار نے کہا۔ یا رسُول اللہ آپ نے جو فرمایا تھا۔ کہ جعفر رضؓ پر کوئی کوئی رونے والا نہیں؟ ہم نے اپنی عورتوں کو جعفر رضؓ کے گھر بھجوا دیا ہے اور وُہ سب اُس جگہ اکٹھی ہو کر رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ میں نے تو محض اپنے غم کا اظہار کیا تھا۔ اس پر ایک صحابی رضؓ دوڑتے ہُوئے ان عورتوں کی طرف گئے۔ اور کہا۔ کہ مت رؤو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منع کرتے ہیں وُہ اس وقت جوش میں بھری ہوئی تھیں انہوں نے کہا۔ ہم تو روئیں گی۔ یہ سُنکر وُہ پھر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوُا۔ اور کہنے لگا یا رسُول اللہ۔ وُہ تو باز نہیں آتیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ ڈالو ان کے مونہہ پر مٹی۔ یہ

عرب کا ایک محاورہ

ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ اس وقت وُہ جوش کی حالت میں ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وُہ خود ہی خاموش ہو جائیں گی۔ مگر وُہ شخص ظاہری الفاظ کا زیادہ پابند تھا۔ اس نے جھولی میں مٹی ڈالی۔ اور جا کر اُن عورتوں کے مونہوں پر ڈالنی شروع کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوُا۔ تو آپ سخت ناراض ہوئیں.

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام ونشان تک باقی نہیں رہتا

کیل ومہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں و بدنما داغوں کو دُور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

سول ایجنٹ قادیان سلطان برادرز قیمت پندرہ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ کہ ان کے مونہہ پر مٹی ڈالنی شروع کردو۔ آپ کا تو یہ مطلب تھا۔ کہ اب زیادہ کچھ نہ کہو وہ خود ہی خاموش ہو جائیں گی۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے بعض عزیز اور رشتہ دار شہید ہوئے۔ اور بعض کی شہادت کے متعلق تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپکو قبل از وقت اطلاع بھی دی گئی۔ اور اس وجہ سے کہا جاسکتا ہے۔ کہ آپ نے ان کے لئے ضرور دُعائیں کی ہوں گی۔ مگر خدا تعالےٰ کی جو مشیت تھی وہی ہوا اب کیا کوئی بدبخت کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں

بھی قبول نہیں ہوئیں۔ اس لئے آپ کو قبولیتِ دُعا کا منصب حاصل نہ تھا۔ اس بدبخت کو میں کہوں گا۔ کہ اے جاہل اللہ تعالےٰ کا تعلق اپنے بندوں سے دوستوں کا سا ہوتا ہے۔ کبھی وُہ ان کی سنتا ہے۔ اور کبھی اپنی منواتا ہے۔ اے جاہل تجھے وُہ بیسیوں باتیں تو نظر آتی ہیں جن میں خدا تعالےٰ نے اپنی منوائی۔ مگر وُہ لاکھوں کروڑوں امور نظر نہیں آتے جنہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو سنکر خدا نے پورا کیا۔ اور اس کی محبوبیت پر اپنے عمل سے مہر لگائی۔

میں نے جیسا کہ بتایا ہے۔ اس ٹریکٹ میں جو مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسی ہیں۔ جن کے متعلق

میں نے کبھی دعا نہیں کی

مثلاً لکھا ہے۔

"جب آپ نے احمدیہ سٹور قوم کے ہزاروں روپیہ کے سرمایہ سے جاری کیا تھا۔ اور اس میں آپ نے اپنی ذمہ واری پر لوگوں سے روپیہ لیا تھا۔ کیا اس کی کامیابی کے لئے دعائیں نہ کی تھیں۔ اگر کی تھیں تو سٹور کیوں تباہ و برباد ہُوا" حالانکہ مجھے کیا مصیبت پڑی تھی۔ کہ میں سٹور کے لئے دُعا کرتا۔ پھر میں نے تو جو لوگ اس میں کام کر رہے تھے انہیں مشورہ دیتے ہوئے صاف طور پر کہہ دیا تھا۔ کہ قادیان میں

بیس ہزار روپیہ سے زیادہ

کی تجارت نہیں چل سکتی۔ اور اگر چلائی جائے گی۔ تو نقصان ہوگا۔ انہوں نے میری اس بات کو نہ مانا۔ اور ۸۰ ہزار روپیہ جمع کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اتنا روپیہ چونکہ قادیان میں لگ نہیں سکتا تھا۔ اس لئے انہیں نقصان ہوگیا مگر بہرحال سٹور کوئی دینی چیز نہیں تھی جس کے لئے میں دعا کرتا۔ اور نہ میں نے اس کے لئے کبھی دُعا کی۔ سوائے اتابت کی قسم کی دُعا کے۔

پھر لکھا ہے:۔

"کیا جناب کو یاد نہیں۔ کہ جب آپ کے نہایت قیمتی گھوڑے چور لے گئے۔ اور آپ نے ان کی واپسی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ گھوڑے تو واپس کیا آنے تھے الٹا آپ سے بھونگے کی رقم بھی لے کر کھا گئے۔ اس وقت آپ کی دعاؤں کو کیا ہوا۔"

یہ بات بھی ویسی ہی غلط ہے جیسی پہلی۔ کیونکہ خود بخود یہ فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ چونکہ میرے

گھوڑے چوری ہو گئے

تھے۔ اس لئے میں نے ان کی دستیابی کے لئے ضرور دُعا کی ہو گی۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ان دنوں ایک دوست غالباً چوہدری فتح محمد صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ اگر یہ گھوڑے نہ ملے تو ہماری اس علاقہ میں بہت ذلت ہوگی آپ دُعا کریں۔ کہ ہمیں گھوڑے مل جائیں۔ میں نے انہیں کہا کہ میں ایسے امر کے لئے دُعا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میرے لئے اس سے بہت اہم امور دُعا کے لئے موجود ہیں۔ دعا میرے لئے بس ہی دُعا نہایت مقدس چیز ہے۔ اسکو ایسی ذلیل باتوں کے لئے استعمال کرنا مجھے سخت ناپسند ہے۔ ہاں بعض دفعہ ایسا ہوسکتا ہے۔ کہ ایک گھوڑے کے چوری ہونے پر بھی کسی کو دعا کی ضرورت محسوس ہو۔ مثلاً ہوسکتا ہے۔ کہ ایک شخص کی ساری پونجی گھوڑا ہی ہو۔ ایسی حالت میں اگر وُہ گھوڑے کے لئے دُعا کرتا ہے تو جائز ہوگا۔ یا کوئی اور شخص ہے جس نے جہاد کے لئے گھوڑا رکھا ہوا ہے اور وہی گھوڑا چور چرا کر لے جاتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر وُہ دعا کرتا ہے کہ خدایا میرا گھوڑا مجھے مل جائے تو یہ بالکل جائز ہوگا۔ کیونکہ اگر نہ ملے تو وہ جہاد سے محروم رہتا ہے۔ مگر میں نے وہ گھوڑے کونسے جہاد کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ کہ میں ان کے گم ہو جانے پر دُعا کرتا۔ کہ وُہ مجھے مل جائیں۔ وُہ میرے لئے قطعاً کوئی اہمیت نہ رکھتے تھے۔ بلکہ ایک تو سو یا سوا سو روپیہ کا تھا۔ جو میں نے خود خریدا تھا۔ اور دوسری گھوڑی تھی۔ جو ایک دوست مجھے

بطور تحفہ

دے گئے تھے۔ بہرحال میرے لئے ان کا چوری چلے جانا کوئی زیادہ اہم نہ تھا۔ پھر یہ کہنا کہ الٹا وہ بھونگے کی رقم بھی لے کر کھا گئے۔ یہ بھی درست نہیں پولیس نے چوروں کو پکڑا لیا تھا۔ پھر بھونگا دینے کے کیا معنی۔ اور وُہ ان کو گرفتار کر کے قادیان لے آئے تھے۔ دو تین دن بعد انہوں نے مجھ سے کہا یہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ ان کو چھوڑ دیں۔ تو یہ گھوڑے آپکو واپس کر دینگے۔ میں نے سمجھا کہ پولیس کو رشوت کی تو عادت ہوتی ہے انہوں نے کچھ کھا لیا ہوگا۔ اور یہ خود ایک سزا ہے۔ جو ان چوروں کو مل گئی ہے۔ اس لئے میں نے کہہ دیا۔ کہ اچھا چھوڑ دو۔

اور مجھ سے دراصل وُہ اسی لئے کہلوانا چاہتے تھے۔ کہ وہ ڈرتے تھے کہ بطور خود چھوڑا تو یہ افسروں سے شکایت کرینگے۔ اب ان کے لئے صرف یہی صورت تھی۔ کہ میری زبان سے کوئی فقرہ نکلوا کر انہیں چھوڑ دیں چنانچہ وہ چھوٹ کر چلے گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑا۔ چنانچہ وہ لوگ جو ان کے ناموں سے واقف ہیں جانتے ہیں۔ کہ وہی لوگ جنہوں نے میرے گھوڑے چرائے تھے۔ ایک اور جرم میں پکڑے گئے۔ اور ان پر مقدمہ چلا۔ ڈپٹی کمشنر جو انگریز تھا اسے کسی نے بتا دیا۔ کہ یہی وُہ لوگ ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کے گھوڑے چرائے تھے۔ اس نے فیصلہ کرتے ہوئے لکھا۔ کہ میں تمہیں صرف دو دو سال قید کی سزا دینا چاہتا تھا۔ مگر چونکہ تم نے مرزا صاحب کے گھوڑے چرائے تھے۔ اور پھر واپس نہیں کئے۔ اس لئے میں تمہیں

پانچ پانچ سال قید کی سزا

دیتا ہوں۔ پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو انہیں سزا ملی وُہ الگ ہے۔ ان میں سے ایک کی بیوی نکل گئی۔ دوسرے کا بیٹا مارا گیا۔ اور پھر جلد ہی وُہ خود بھی مر گیا۔ تیسرے شخص کے بارہ میں مجھے یاد نہیں کہ اسے کیا سزا ملی۔ مگر جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وُہ بھی سخت سزا میں مبتلا ہوا تھا۔ اور اردگرد کے واقف لوگوں میں اس واقعہ کو ایک نشان سمجھا جاتا ہے

اگر آپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے خاص مجربات
(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات
(۳) اطباء لکھنؤ کے زود اثر معمولات

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علی گڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں۔

منیجر — فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں جب میں سندھ میں گیا۔ تو وہاں دو سندھیوں نے میری بیعت کی۔ اور انہوں نے بتایا۔ کہ ہمارے بیعت کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ کی چوری کسی کو ہضم نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ کہنے لگے یہاں سندھ میں یہ بات بڑی مشہور ہے کہ

پنجابی پیر کی کوئی چوری نہیں کرسکتا

اور اگر کرے تو وہ اسے ہضم نہیں ہوتی۔ سندھیوں کے لئے اپنے پرانے پیروں کو چھوڑنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے وہاں بعض ایسے نشانات دکھائے۔ جن کے ماتحت وہ اس بات پر مجبور ہو گئے۔ کہ اپنے پیروں کو چھوڑ کر میری بیعت کریں۔ چنانچہ بعض واقعات انہوں نے مجھے بھی سنائے۔ جو واقعہ میں حیرت انگیز تھے۔ مثلاً ایک نے بتایا۔ کہ ایک شخص آپ کا کچھ غلہ چرا کر لے گیا۔ کھوج اس کے ڈیرہ تک پہنچا۔ مگر اس نے تسلیم نہ کیا۔ اس کے خسر نے اسے کہا کہ ان کی چوری پچا نہیں کرتی۔ تم اپنے جرم کا اقرار کر لو۔ مگر اس نے نہ مانا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا۔ کہ وہ ادھر جواب دینے کے لئے پنچائت کے پاس آیا۔ اور ادھر اس کے ہمسایہ کے ساتھ اس کی بیوی بھاگ گئی۔ اس قسم کے اور کئی واقعات ہوئے۔ جس کی وجہ سے عام طور پر لوگوں پر ایک ہیبت ہے۔

غرض یہ دنیوی چیزیں ہیں جن کے متعلق عام حالات میں میں دعا کرنا پسند نہیں کرتا۔ دعا تو ایک بہت ہی اعلےٰ اور ارفع چیز ہے۔ اس سے تو ہم دین کی مشکلات کے دور ہونے اور جماعت کو بحیثیت مجموعی ترقی کے لئے کام لیتے ہیں۔ نہ یہ کہ گھوڑے چوری ہوں۔ تو ہم دعا کرنے لگ جائیں مگر معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اپنے اوپر قیاس کر لیا۔ چونکہ اس کی اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی حالت ایسی ہی ہے ؏

نقصاں جو ایک پیسے کا دیکھیں تو مرتے ہیں۔

اس لئے اس نے اپنے اوپر قیاس کرتے ہوئے خیال کر لیا۔ کہ ہماری بھی یہی حالت ہے۔ گویا وہی

اندھے اور سوجاکھے والی بات

آ گئی۔ جو میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔

میں نے بتایا ہے۔ کہ جو واقعات اس ٹریکٹ میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض امور ایسے ہیں۔ کہ ان کے متعلق میں نے دعا کی ہی نہیں۔ بلکہ گیارہ میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے متعلق میں نے کبھی دعا نہیں کی۔ صرف ایک واقعہ ایسا ہے جس کے متعلق میں نے دعا کی تھی۔ مگر جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں ہی بیان کیا تھا۔ اگر ایک چھوڑ میری سو دعائیں بھی ایسی نکل آئیں۔ جو قبول نہ ہوئی ہوں۔ تو اس سے مجھ پہ کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ

انسان کی ہر دعا قبول نہیں ہوتی

ورنہ بتایا جائے۔ کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت نہیں ہوئے اور کیا آپؐ نے ان میں سے ہر ایک کے متعلق دعا نہیں کی تھی۔ اسی طرح آپ کی بیوی فوت ہوئی۔ آپ کے کئی رشتہ دار فوت ہوئے۔ آپ کے کئی صحابہؓ فوت ہوئے۔ اور آپ نے لازماً ان میں سے ہر ایک کے متعلق دعا کی ہو گی۔ مگر خدا تعالےٰ کا قانون یہی ہے۔ کہ مرنے والے مرتے جائیں گے۔ اور جن کا نقصان مقدر ہے۔ ان کا نقصان ہوتا چلا جائے گا۔ یہ خیال قطعاً غلط ہے کہ مومن کا نقصان نہیں ہوتا یا مومن پر کبھی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ بلکہ بحیثیت مجموعی مومن ترقی کرتا ہے اور بحیثیت مجموعی وہ مصائب اور مشکلات سے محفوظ رہتا ہے۔ گویا

مومن کے نقصان کی مثال

ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک عورت نے کئی سال مزدوری کر کے سونے کے کڑے بنوائے۔ ایک دن کوئی چور آیا۔ اور اس کے کڑے اتار کر لے گیا۔ سال دو سال کے بعد ایک دن وہ عورت اپنے مکان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ اس نے دیکھا۔ وہی چور جس نے اس کے کڑے اتارے تھے پاس سے گذر رہا ہے۔ اس نے اسے آواز دی۔ اور کہا۔ بھائی ذرا میری بات سن جانا۔ اس نے جب دیکھا۔ کہ وہی عورت اسے آواز دے رہی ہے۔ جس کے کڑے وہ اتار کر لے گیا تھا۔ تو اس نے جلدی جلدی وہاں سے بھاگنا چاہا۔ تا کہ وہ اسے پکڑوا نہ دے۔ مگر اس نے پھر آواز دی اور کہا بھائی گھبرانے کی ضرورت نہیں میں کسی کو کچھ کہوں گی نہیں۔ تو میرے پاس آ کر میری ایک بات سن جا۔ چنانچہ وہ آیا تو وہ عورت اسے کہنے لگی۔ دیکھ میرے ہاتھوں میں پھر سونے کے کڑے پڑے ہوئے ہیں۔ مگر تیری وہی لنگوٹی ہی رہی تو مومن اور کافر میں یہی فرق ہے۔ یہ نہیں کہ مومن کا نقصان نہیں ہوتا۔ اور کافر کا ہوتا ہے۔ بلکہ نقصان دونوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں صاف طور پہ لکھا ہوا ہے کہ کبھی تم ان کا نقصان کر دیتے ہو اور کبھی وہ تمہارا نقصان کر دیتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ تمہارے لئے کامیابی مقدر ہے۔ مگر کفار کے لئے کامیابی مقدر نہیں۔ تم نقصان کے باوجود بڑھتے چلے جاؤ گے۔ اور ان کا نہ صرف نقصان ہو گا۔ بلکہ وہ اور زیادہ گھٹتے چلے جائیں گے۔

پھر میں نے بتایا ہے کہ اگر اسی اصول کو درست تسلیم کر لیا جائے کہ

قبولیت دعا کا دعویٰ

وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کی کوئی دعا بھی قبول ہونے سے نہ رہے۔ تو اس کی زد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی پڑتی ہے۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ آپ نے یہ دعویٰ کیا۔ کہ آپ کو قبولیت دعا کا نشان بخشا گیا ہے۔ آپ کی چار دعائیں قبول نہ ہوئیں۔ مولوی عبد الکریم صاحبؓ کے متعلق آپ نے دعا کی اور وہ قبول نہ ہوئی بشیر اول کے متعلق آپ نے دعا کی۔ اور وہ قبول نہ ہوئی۔ آتھم کے متعلق آپ نے دعا کی اور وہ قبول نہ ہوئی۔ مبارک احمد کے متعلق آپ نے دعا کی اور وہ قبول نہ ہوئی۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس اور ایسی دعائیں بتاتا ہوں۔ جو گو ہمارے نزدیک قبول ہوئیں۔ اور انشاء اللہ اور قبول ہوں گی۔ مگر اس ٹریکٹ کے لکھنے والے اور اس کے استاد مصری اور ان کے ساتھیوں کے نزدیک قبول نہیں ہوئیں۔ اس ٹریکٹ کے لکھنے والے کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ میں (نعوذ باللہ) دھوکے باز ہوں۔ میں جھوٹ بولتا ہوں۔ میں فریب کرتا ہوں۔ اور میں ہدایت سے محروم ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے ٹریکٹ کے آخر میں مجھے مباہلہ کا چیلنج دیتا ہے۔ اور مباہلہ کا چیلنج اسی کو دیا جاتا ہے۔ جو ہدایت سے محروم ہو۔ پس اگر یہ صحیح ہے۔ کہ میں ہدایت سے محروم اور ضلالت میں گرفتار ہوں۔ تو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس دعائیں

اس کے اپنے دعویٰ کے مطابق (نعوذ باللہ) خدا تعالےٰ نے رد کر دیں۔ اور وہ قبولیت کا شرف نہیں پا سکیں۔ یہ دعائیں در ثمین میں درج ہیں۔

(۱) پہلی دعا جو بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رد ہوئی وہ یہ ہے

> دے ان کو دین و دولت

دولت کو تم جانے دو کیونکہ اصل چیز دین ہے۔ لیکن دین ہی وہ چیز ہے۔ جو اس ٹریکٹ کے لکھنے والے کے قول کے مطابق ہمیں نہیں ملا۔ بلکہ ہم اس قابل ہیں کہ ہم سے مباہلہ کیا جائے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے متعلق جو دعا کی تھی کہ الٰہی ان کو دین و دنیا وہ رد ہو گئی۔

(۲) دوسری دعا اس کے قول کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

امریکن آئی لوشن آپ اپنے اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے تیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان۔ شفاء میڈیکو متصل پوسٹ آفس واحمدیہ چوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمراں کی خود حفاظت

آپ فرماتے ہیں کہ خدا خود ان کی حفاظت کرے اب بھلا جو شخص مباہلہ سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ اس کی خدا کس طرح حفاظت کرے گا۔

(۳) تیسری دعا بزعم ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

ہو ان پہ تیری رحمت

کیونکہ جو بے دین ہو جو لوگوں کو دھوکا دفریب دیتا رہتا ہو اور جو ٹریکٹ لکھنے والے کی تحریر کے مطابق حسن بن صباح کی چالیں چلتا رہتا ہو۔ اس پر خدا تعالےٰ کی رحمت کس طرح ہو سکتی ہے۔

(۴) چوتھی دعا بقول مصریوں کے اور پیغامیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

دے رشد

کیونکہ اس کے قول کے مطابق رشد کی بجائے گمراہی اور ضلالت ہمارے حصہ میں آئی ہے۔

(۵) پانچویں دعا بقول مصریوں اور پیغامیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

دے ہدایت

(۶) چھٹی دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

دے عزت

کیونکہ وہ میرے متعلق اسی ٹریکٹ میں لکھتا ہے۔ کہ "جس پر اس قسم کے الزامات لگ جائیں۔ اس کی تو اپنی پوزیشن خاک میں مل جاتی ہے۔ جب تک وہ الزامات سے بریت ثابت نہ کرے"۔

گویا ان الزامات کی وجہ سے میری عزت خاک میں مل گئی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا (نعوذ باللہ) رد ہو گئی کہ خدایا ان کو عزت دے۔

(۷) ساتویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو

(۸) آٹھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

جاں پُر زِ نور رکھیو

(۹) نویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ ع

میری دعائیں ساری کریو قبول باری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ دعا کی تھی کہ خدایا میری ساری دعائیں قبول کرنا مگر ان کے خیال کے مطابق خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بارہ میں ساری دعائیں رد کر دیں۔

(۱۰) دسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

کر دور ہر اندھیرا

(۱۱) گیارہویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا

(۱۲) بارھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر

(۱۳) تیرھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ ع

یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ انکو گندے

(۱۴) چودھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے

(۱۵) پندرھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے

(۱۶) سولھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

یہ فضل کر کہ ہو ویں نیکو گہر یہ سارے

(۱۷) سترھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

دے بخت جاودانی

(۱۸) اٹھارھویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

اور فیض آسمانی

(۱۹) انیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

رحمت سے انکو رکھنا میں تیرے منہ کے واری

(۲۰) بیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

اپنی پناہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری

(۲۱) اکیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا

(۲۲) بائیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

یہ تینوں تیرے چاکر ہو ویں جہاں کے رہبر

(۲۳) تئیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ ع

یہ ہادیٔ جہاں ہوں

(۲۴) چوبیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

یہ ہو ویں نور یکسر

(۲۵) پچیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

یہ ہو ویں مہر انور

(۲۶) چھبیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

اہل وقار ہو ویں

(۲۷) ستائیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ

فخر دیار ہو ویں

(۲۸) اٹھائیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

حق پر نثار ہو ویں

(۲۹) انتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ

مولیٰ کے یار ہو ویں

(۳۰) تیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ ع

بنا ان کو نکوکار

(۳۱) اکتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

کرم سے ان پہ کر راہِ بدی بند

(۳۲) بتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

ہدایت کر انہیں میرے خداوند

(۳۳) تینتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

(۳۴) چونتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ ع

وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

(۳۵) پینتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی۔ کہ ع

نجات ان کو عطا کر گندگی سے

(۳۶) چھتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برات ان کو عطا کر بندگی سے

(۳۷) سینتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوگئی کہ ع

بچانا اے خدا بد زندگی سے

(۳۸) اڑتیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی

(۳۹) انتالیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ع

نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال

(۴۰) چالیسویں دعا بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ رد ہوئی کہ ؎

نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولیٰ انہیں ہر دم بچانا

اب بقول مصری صاحب کے ان چیلوں اور پیغامیوں کے اگر ان چالیس دعاؤں کے رد ہونے کے بعد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قبولیت دعا کے مدعی رہ سکتے ہیں۔ تو میری اگر گیارہ دعائیں رد ہوگئیں۔ تو کون سی بڑی بات ہوئی۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ دعا کے صحیح مفہوم کے ماتحت نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعائیں یا دوسری دعائیں رد ہوئیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری ہی دعائیں رد ہوئیں اور یہ معترض جھوٹے اور حاسد ہیں۔ یہ شور مچاتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ سلسلہ کو ترقی دیتا چلا جائیگا۔ اور اس کے کام انکے شور مچانے سے نہیں رکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؕ

امرت دھارا فارمیسی" کے ٹانک استعمال کرو!

بلا سوچ سمجھے طاقت کی ادویات کھاتے رہنا آگ سے کھیلنا ہے مندرجہ ذیل قابل اعتبار ٹانکوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں تفصیل کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوا کر پڑھیں ؛

کرن جوانی

سارے اعضاء کی مضبوطی۔ عورت مرد دونوں کی صحت کی ترقی۔ جوانی کی حفاظت کرنیوالی اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنیوالی۔ ہر خاص و عام کے موافق آنیوالی عظیم دوائی قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ درجہ اول ۴۸ گولی تین روپے

اکسیر ۱۶

پیشاب میں کسی قسم کی شکایت ہو امراض مثانہ میں نہایت مفید۔ خفیف بخار کے لئے نہایت مفید دل کے لئے ٹانک۔ سوزاک کے باقی اثر کو بھی دور کرتی ہے قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۴۷

یہ دوائی گرمی مزاج۔ سوزاک۔ پیشاب کی جلن۔ گرمی مثانہ۔ جریان و احتلام اور سرعت وغیرہ کے لئے مفید ہے اور دماغ کو تروتازہ کرتی ہے قیمت فی تولہ ۸

اس موسم میں قابل استعمال ٹانک

دت مکر دھوج بٹی ۵

دوبارہ شباب لانے کیلئے بہترین اکسیر ہے۔ امیروں کیلئے ہر طرح سے ٹانک اور باجی کرن ہے اس کو کھانے والے کی ٹانگ لمبی ہو جاتی ہے۔ قیمت تین گولی ایک روپیہ۔ ہمیرے والی ایک گولی ایک روپیہ

دیو حلوہ

کمزور اور بیماری سے اٹھتے ہوئے مرد عورت کیلئے خوراک کے طور پر اکسیر۔ توانائی کو بحال اور گوشت پوست و ہڈی کو مضبوط کرتی ہے۔ حاملہ استعمال کرے تو بچہ طاقتور ہوتا ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چار آنہ

اکسیر ۳۹

جسم میں طاقت و قوت پیدا کرنے کے لئے۔ دماغی کام کرنیوالوں کو محنت سے تھکاوٹ نہ ہو۔ اس کے لئے اور جسم کی مضبوطی کے لئے حیرت انگیز خوراک ہے۔ قیمت فی پاؤ دو روپے۔ نمونہ ۸

امرت دھارا فارمیسی لاہور

ننھے بچوں میں احمدیت کی روح پھونکنے والی کتابیں!

احمدیت کی ننھی کتاب باتصویر قیمت معہ محصولڈاک ۳

احمدیت کی پہلی کتاب باتصویر قیمت معہ محصول ڈاک ۴

احمدی بچوں کا رسالہ گل رعنا قیمت معہ محصولڈاک ۲

سلسلہ کے بزرگوں نے ان کتابوں پر بہت اعلیٰ ریویو کئے ہیں۔ اس لئے بہت جلدی جلدی یہ کتابیں نکل رہی ہیں۔ صرف دو ماہ میں ڈیڑھ ہزار کتب نکل چکی ہیں جلدی آرڈر بھیجئے۔

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah